Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۵ صلح ۱۳۴۶ ہش ۵ شوال ۱۳۸۶ھ ۱۵ جنوری ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۴ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— ربوہ ۱۴ جنوری۔ کل یہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا اور بیرونی جماعتوں کے احباب کو خاص طور پر تحریک فرمائی کہ وہ اس الٰہی جلسے کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں۔ اور ان برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر اہل ربوہ کو بھی ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف تفصیل سے توجہ دلائی۔

ربوہ میں عید الفطر کی نہایت بابرکت تقریب

نماز عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ — یہاں عید الفطر کی مبارک تقریب مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۷ء مطابق یکم شوال ۱۳۸۶ھ بروز جمعرات اسلامی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سادہ اور پُر وقار طریق پر منائی گئی اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جن میں مرد، مستورات اور بچے سب شامل تھے نیز دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ حضور نے نماز کے بعد ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں رمضان کی غرض و غایت اور اس غرض و غایت کی رو سے عید کے فلسفہ پر نہایت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے موجودہ خشک سالی اور گرانی کے پیش نظر عید کے فلسفہ اور اس کے تقاضوں کی روشنی میں احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

مورخہ ۲۹ رمضان المبارک مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۶۷ء کی شام کو ربوہ میں بوجہ کسی قدر گردو کے باعث مطلع پورے طور پر صاف نہ ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا تھا۔ لیکن اول شب ہی ریڈیو کے ذریعہ اطلاع موصول ہونے پر کہ بعض مقامات پر چاند نظر آیا ہے اور حکومت نے پوری چھان بین اور تسلی کے بعد ۱۲ جنوری کو عید منائے جانے کا اعلان کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ عید حکومت کے اعلان کے مطابق ۱۲ جنوری کو منائی جائے۔ تاہم حضور نے دور دراز مقامات سے تشریف لانے والے احباب کی سہولت کے پیش نظر عید کی نماز کا وقت ۹ بجے صبح سے بڑھا کر ۹½ بجے صبح کر دیا۔

چنانچہ ساڑھے نو بجے تک نہ صرف ہزاروں کی تعداد میں اہل ربوہ بلکہ احمد نگر، چنیوٹ، سرگودھا، لائل پور، گوجرانوالہ، لاہور، ننج، مغلپورہ اور متعدد مقامات کے کثیر التعداد احباب آ جمع ہوئے حتیٰ کہ مسجد ہی نہیں بلکہ اس سے ملحق میدان جو احاطہ مسجد مبارک کے اندر ہے نمازیوں سے پُر ہو گیا اور عین آخری وقت آنے والے سینکڑوں احباب کو احاطہ سے بھی باہر سڑک کے ساتھ بنے ہوئے گھاس کے قطعات میں صفیں بنانا پڑیں۔ اس طرح امسال بھی گزشتہ سال کی طرح عید کا اجتماع بفضل اللہ تعالیٰ بہت وسیع اور بارونق رہا۔ مستورات بھی جن کے لئے حسب معمول پردہ کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ امسال اتنی زیادہ تعداد میں نماز عید میں شریک ہوئیں کہ ان کے لئے احاطہ مسجد مبارک سے ملحق خلافت لائبریری کے پار، احاطہ میں مزید گنجائش نکالنی پڑی۔

جب سب احباب آ جمع ہوئے تو حضور نے ٹھیک ساڑھے نو بجے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ البلد کی آیات ۲ تا ۱۹ تلاوت کیں۔ اور پھر سب احباب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آج عید ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عید کی حقیقی خوشی مبارک کرے۔

ازاں بعد حضور نے بتایا کہ عید الفطر کی شکل میں بار بار آنے والی یہ خوشی ہمیں رمضان جیسے بابرکت مہینے کے بعد میسر آتی ہے۔ اور رمضان وہ مہینہ ہے جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت مغفرت اور عتق من النار کا مہینہ قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رحمت، مغفرت اور عتق من النار کا مضمون سورۃ البلد کی ان آیات میں بیان کیا ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۔ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ میں یہ بتایا ہے کہ ہم نے انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ اس کے لئے یہ ممکن تھا کہ روحانی بلندیوں کو حاصل کرتا چلا جاتا۔ رمضان بھی انسان کو روحانی بلندیوں سے ہمکنار کرنے آتا ہے اور انہی معنوں کی رو سے یہ رحمت اور مغفرت کا مہینہ ہے۔ روحانی بلندیوں سے کیا مراد ہے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَكُّ رَقَبَةٍ ۔ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۔ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۔ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۔

یعنی گردن چھڑانا اور بھوک کے دن بے سہارا یتیموں مسکینوں یا کسی اور وجہ سے ناگہانی طور پر بھوک سے دوچار ہونے والوں کو کھانا کھلانا۔ فک رقبۃ سے عام طور پر مراد غلاموں کو آزاد کرنا لی جاتی ہے۔ یہ معنے بھی درست ہیں لیکن سب سے بڑا غلام ہمارا اپنا نفس ہے جو شیطان کی غلامی اختیار کر لیتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ روحانی بلندی حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ اوّل تو ہم اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرائیں نیز دوسروں کو بھی شیطان کی غلامی سے آزاد کرائیں بالخصوص شیطان کی اس غلامی سے جو بسا اوقات بھوک کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے ضمن میں عتق من النار کے الفاظ سے ادا فرمایا ہے۔ پس جہاں رمضان میں خود کھانا چھوڑنے اور دوسروں کی بھوک کا احساس کرنے اور اسے دور کرنے کا عمل نمایاں ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۔۔)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۷ء

کوئی بھوکا نہ رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے آغاز ہی میں ایک ایسی تحریک فرمائی تھی جس کو زیر عمل لانا از روئے قرآن کریم اور احادیث نبوی نہایت ضروری ہے یہ تحریک تھی کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے ہمیں یقین ہے کہ احمدی احباب اس تحریک پر عمل پیرا ہیں اور ہر احمدی دوست اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ اس کے آس پاس کوئی ایسا انسان نہ رہے جو بھوک کا ایک لمحہ بھی شکار ہوا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ذی حیات کا رزق اس کے ذمہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں متقین کی بنیادی صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ومما رزقنٰھم ینفقون اگرچہ یہاں ینفقون کے عام معنے بھی ہیں لیکن ایک خاص معنے یہ بھی ہیں کہ نادار اور مفلس لوگوں کی مدد کے لئے بھی اپنی کمائی میں سے حصہ نکالنا چاہیئے۔ پس اگر آپ کے ہمسائے میں کوئی شخص بھوکا رہتا ہے اور آپ اس کی مدد کی استطاعت رکھتے ہیں اور آپ ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ملزم ٹھہرتے ہیں۔ اور اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں حائل ہوتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں حائل ہوتا ہے وہ متقی نہیں کہلا سکتا۔

گویا ہر ایک کو روزی پہنچانے کا وعدہ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہر متقی پر فرض کر دیا ہے کہ وہ غرباء اور مفلس کی کفالت کرے اور اپنے علم کی حد تک کسی شخص کو بھوکا نہ رہنے دے۔ جو شخص بھی اپنا یہ فرض ادا کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جدوجہد کرتا ہے اور اپنے تقویٰ کو تقویت پہنچاتا اور ان انعامات کا حق دار بنتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے متقین کے لئے متعین فرمائے ہیں۔ آج پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا پر خوراک کے بارہ میں سخت دن آئے ہوئے ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے بارش کی کمی اور بعض دیگر اسباب کی وجہ سے تمام دنیا میں غلہ اندازاً آبادی کی نسبت سے بہت کم پیدا ہوا ہے۔ اس گرانی کی جو آج سب سے بڑی وجہ تو یہی ہے تاہم بعض ایسے دیگر وجوہات بھی ہیں جو خصوصاً حرص، ذخیرہ اندوزی اور بخل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں سب سے بڑی وجہ ذخیرہ اندوزی ہے اور چونکہ ذخیرہ اندوزی صرف مالدار اور اہل ثروت ہی کر سکتے ہیں اس لئے یہ بیماری انہی کی حرص اور بخل کی وجہ سے معرض وجود میں آتی ہے۔ اس طرح موجودہ گرانی کی ایک بھاری وجہ دولت مندوں کا بخل ہے جو دولت مند ایسا کرتا ہے وہ الٰہی احکام کی رو سے نہ صرف ایک گناہ کا بلکہ دو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تو یہ ہے کہ کوئی غریب بھوکا نہ رہے مگر ایک بخیل دولت مند نہ صرف یہ کہ دوسروں کو بھوکا مارتا ہے بلکہ غرباء کی غربت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب اشیاء ضروریہ مہنگی ہوتی ہیں تو غرباء کی غربت میں اضافہ کا باعث ہوتی ہیں۔ جہاں پہلے ایک روپیہ کا اناج کافی ہوتا ہے وہاں اب دو روپیہ کا بھی ناکافی رہتا ہے گویا جو قوت خریداری میں ضعف پیدا کرتا ہے وہ گرانی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی ذمہ داری بخیل اہل ثروت پر عاید ہوتی ہے اسلام نے احتکار اور اکتناز کو جرم قرار دیا ہے۔ یہ عام حالات میں بھی گناہ ہے تاہم جب قدرتی اسباب کی وجہ سے غلہ وغیرہ کم پیدا ہو اور گرانی کا باعث ہو اس گرانی میں احتکار اور اکتناز گناہ کبیرہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ایسے

حالات میں ایک متقی انسان کی ذمہ داری اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ اگر وہ استطاعت رکھتا ہے۔ تو زیادہ تجسس کر کے ایسے سفید پوشوں کا بھی پتہ لگائے جن کو مدد دینا ضروری ہے۔ اور جو شرم اور غیرت کی وجہ سے اپنی غربت کو چھپائے رکھنا چاہتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تحریک فرما

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

حدیث النبیؐ

یوم الفطر

(۱) عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم قال لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحیٰ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ عید الفطر کے دن اذان ہوتی تھی اور نہ عید الاضحیٰ کے دن

(۲) عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق

ترجمہ: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل دیتے۔ یعنی جاتے ایک راستے سے تو واپس دوسرے راستہ سے ہوتے۔

(بخاری ابواب العیدین)

ایک پکار

الٰہی فطرتِ انساں کو اذنِ رونمائی دے
دلِ خوابیدہ کو اک شعلۂ آتش نوائی دے

چمن کی خاک میں ہو قوتِ برق و شرر پیدا
عنادل کو کچھ ایسی لذتِ نغمہ سرائی دے

دلِ بے مدعا کو موجِ طوفاں سے شناسا کر
خرد کی کم نگاہی کو جنوں کی آشنائی دے

قلوبِ لالہ و گل کو پذیرائی عطا فرما
نگاہِ نارسا کو اپنے دامن تک رسائی دے

وہ آہِ صبح گاہی بخش جو خوابِ چمن کو بھی
ستاروں کے جہاں پر ہمتِ فرماں روائی دے

جہاں کوئی غرورِ دلربائی کر نہ سکتا ہو
میرے ذوقِ نظر کو وہ مزاجِ دلربائی دے

الٰہی اپنے دریوزہ گدایانِ محبت کو
جو شاہی کو نگوں کر دے وہ اندازِ گدائی دے

مرے جوہر اب اختر اک نئے عالم کے طالب ہیں
اٹھا اے دل اور جا کر ان کے کوچے میں دہائی دے

عبدالسلام اختر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل

پیغمبروں کے حقیقی اسماء اور قرآنِ حکیم

مستشرقین کے اعتراض کا جواب

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور)

قرآنِ حکیم نے بعض انبیاء کے ایسے نام بتائے ہیں جو کہ بائیبل کے ناموں سے مختلف ہیں۔ تورات میں آدم کی ساتویں پشت میں ایک پیغمبر حنوک کا ذکر ہے۔ قرآن کریم نے اس کا نام ادریس بتایا ہے۔ اسی طرح حضرت زکریا کے بیٹے کا نام انجیل میں یوحنا ہے لیکن قرآن میں یحییٰ آیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا نام یسوع کی بجائے عیسےٰ ہے مستشرقین معترض ہیں کہ یہ حقیقی نام نہیں ہیں بلکہ ملتے جلتے ناموں کے باعث اشتباہ ہوا ہے۔ مثلاً عزرا پیغمبر کو "عزدرس" بھی کہتے تھے۔ ادریس نام اسی سے لیا گیا لیکن حالات حنوک نبی کے منسوب کر دئے۔ یوحنا کو بغیر نکتوں کے اس صورت "یحنا" میں لکھا جاتا اسے یحیا پڑھ لیا گیا۔ سریانی میں یشوعہ کو ایسوع کہا جاتا۔ وہ مقلوب ہو کر موسیٰ کے وزن پہ عیسےٰ بن گیا۔ یہ تینوں نام کسی نہ کسی اشتباہ کا نتیجہ ہیں۔

ہمارا نظریہ یہ ہے کہ قرآنی انبیاء کے اسماء خواہ وہ ذاتی ہوں یا صفاتی، حقیقی نام ہیں۔ جہاں اختلاف نظر آتا ہے وہاں اہلِ کتاب نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اختلاف کی صورت میں تورات و انجیل کی بجائے قرآنی فضیلت اتنی واضح ہوتی ہے کہ اس آسمانی کتاب کا حسن وجمال نمایاں ہے اور اس کا مقام ارفع اور اجلیٰ نظر آتا ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام

اس بحث کا آغاز ہم ادریس نام سے کرتے ہیں۔ تورات میں اس پیغمبر کا نام حنوک آیا ہے۔ علمائے بائیبل اب اس نتیجہ پہ پہنچے ہیں کہ تورات میں مندرجہ حنوک کا نسب نامہ بہت مشتبہ ہے۔ تورات کے ایک باب میں آدم کے بیٹے قائن کا نسب نامہ درج ہے اور دوسرے باب میں سیت ابن آدم کا نسب نامہ۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ دو نو نسب نامے بڑی حد تک ملتے جلتے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

شاخ اوّل (پیدائش ۱۸-۱۷ ؍۴)	شاخ ثانی (پیدائش ۲۸-۹ ؍۵)
قائن	قینان
حنوک	حنوک
عیراد	یارد
محویاایل	محلل ایل
متوساایل	متوسلح
لمک	لمک

اس شجرہ سے ظاہر ہے کہ ایک حنوک قائن کی اولاد سے۔ قائن کے بیٹے حنوک کے نام پر ایک شہر بھی آباد ہوا (پیدائش ۴؍۱۷) خاندانوں میں نام ملتے جلتے رکھے جاتے ہیں۔ اگر حنوک نام دونوں شاخوں میں ملتا ہے تو کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ لیکن تعجب اس امر پر ہے کہ چھ نام دونوں شاخوں کے ملتے جلتے ہیں۔ علماء اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قائن کا شجرہ نسب تورات کے اوّلیں ماخذ سے لیا گیا۔ لیکن سیت کا شجرہ نسب جو کہ تورات کے دوسرے ماخذ میں تھا مکمل نہیں تھا۔ اوّلیں ماخذ کے ناموں میں معمولی تبدیلی کر کے یا ہو بہو وہی نام قبول کر لئے گئے۔ اس طرح دوسرا شجرۂ نسب بھی تیار ہو گیا پہلے شجرہ نسب میں اللہ تعالےٰ کا نام یہواہ آیا ہے۔ اسے ـــ ماخذ "ج" کہتے ہیں۔ ایک دوسرا نسب نامہ کاہنوں کا مرتب کردہ ہے۔ اسے ماخذ "پ" کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام "حنوک" دوسرے نسب نامہ میں آیا ہے بعینہٖ یہی نام پہلے نسب نامہ میں بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کا اصل نام حنوک نہیں تھا۔ حنوک نام قائن کے بیٹے کا ہے۔ اس نام پہ ایک شہر بھی بسایا گیا۔ یہی نام دوسرے شجرہ نسب والوں نے آدم کی ساتویں پشت میں ایک عظیم پیغمبر کی طرف منسوب کر دیا۔ اندریں صورت اعتراض بائیبل پہ پڑتا ہے کہ اس نے ایک ایسا نسب نامہ پیش کیا جو کہ محض شاخِ اوّل کی نقل ہے۔ پیکس کومنٹری نے اس غلطی کو بایں الفاظ تسلیم کیا ہے:-

The Sethite table is modelled on the Cainite, for several of the name occur in the same or a slightly altered form. P. 161

قائن کے شجرہ نسب کو سامنے رکھکر اسی رنگ میں سیت کا شجرہ نسب ڈھال لیا گیا۔ کیونکہ دونوں میں اکثر نام ہو بہو ایک جیسے ہیں یا معمولی تبدیلی کے بعد دوسرے سلسلہ نسب میں نام درج کر لئے گئے۔

الغرض آدم کی ساتویں پشت میں جو عظیم الشان پیغمبر برپا ہوا جن کا نام سیت کے سلسلۂ انساب میں حنوک آیا ہے۔ یہ نام حقیقی نہیں بلکہ محض قائن کے شجرۂ نسب کی نقل ہے۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ یہ صفاتی نام ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقی نام کیا ہے اس کے لئے کتبات بابل کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

تورات کے علاوہ سمیری الواح اور کتبات بابل میں طوفان سے پہلے کے دس بزرگوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے ساتویں بزرگ کی فضیلت مسلّم ہے کیونکہ اس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ علوم حکمیہ کا ابتدا کرنے والا تھا ارض و سموات کے اسرار اس پر کھول دیے گئے۔ سمیری الواح پر حقیقی ناموں کی بجائے عام طور پر صفاتی نام ہوتے ہیں ساتویں بزرگ کا نام "این میدورانکی" ہے لکھا ہے کہ اس نے ظاہری اور باطنی علوم کی ابتدا کی۔[1]

بابل کے کتبات میں ساتویں بزرگ کا نام "ای دوریس" آیا ہے۔ تورات میں ساتویں بزرگ حنوک ہیں۔ حنوک کے معنی بھی عبرانی میں ابتدا کرنے والے کے ہیں۔ یہ نام جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں قائن کے شجرہ نسب سے لیا گیا یا صفاتی نام ہے۔ قرآن حکیم میں یہ نام اس کے صحیح تلفظ ادریس کی صورت میں وارد ہوا۔ ادریس حقیقی نام ہے۔ ادریس کے معنی فاضل انسان کے ہیں۔

تین سو سال قبل مسیح میں ایک یونانی مؤرخ بیروسس Berossus نے کتبات بابل کی مدد سے تاریخ بابل مرتب کی اس میں طوفان سے پہلے کے دس بزرگوں کا ذکر ہے ساتویں بزرگ کا نام یونانی تلفظ میں

Euedores-chus

ہے۔[2] یہ نام "ای دوریس" ہے (chus لاحقہ ہے جو کہ یونانی اسماء میں عام ہے) ای دوریس اور ادریس دراصل ایک ہی نام ہے۔

علمائے بائیبل کہتے ہیں کہ ای دوریس وہی ہے جسے تورات میں حنوک کہا گیا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔

(Bible and Spade by Caiger P. 26)

اس تحقیق سے قرآنی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ آدم کی ساتویں پشت میں علوم و فنون کی ابتداء کرنے والے پیغمبر کا حقیقی نام ادریس ہے باقی صفاتی نام ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام

دوسرا اعتراض یحییٰ نام کے متعلق ہے۔ یہ نام انجیل میں یوحنا اور قرآن میں یحییٰ ہے۔ یہاں بھی قرآنی صداقت بالکل واضح ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دو نام تھے۔ ایک عربی اور ایک عبرانی۔ یحییٰ نام اللہ تعالےٰ نے رکھا اور یوحنا والدین نے۔ یحییٰ نام کے ثبوت درج ذیل ہیں:-

۱۔ ۵۶۸ عیسوی کا ایک عربی زبان کا کتبہ دمشق کے جنوب میں حران کے

---

[1] پیکس شرح بائیبل صفحہ ۱۶۱ کالم ۲

[2] تاریخ سمیریا از سمتھ صد ۱۱ وحواشیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ سے ملا ہے۔ اس میں ایک عرب سردار شراحبیل کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے "سید یحییٰ" کی یاد میں ایک مشہد تعمیر کروایا۔ اس کتبہ کا رسم خط سریانی نما عربی ہے۔ واڈنگٹن اور ڈی ووگ نے اس کتبہ کا متن شائع کیا ہے¹۔ اس کتبہ میں نام بایں صورت درج ہے

[illegible] (سید یحیو)

ظاہر ہے کہ اس سے کسی قسم کا اشتباہ نہیں ہوتا اسے یوحنا پڑھا ہی نہیں جا سکتا۔ "یحیو" عربی میں یحییٰ ہے۔

۲۔ پہلی صدی میں آرامی بولنے والے "انصارِ یوحنا" کا ایک گروہ ارض کنعان سے ہجرت کرکے عراق میں جا بسا ان کے صحائف آرامی زبان کی شاخ منڈیک زبان میں ہیں۔ ان کا نام "نصورکا د یحییٰ" ہے۔ یعنی انصار یحییٰ۔ ان کے صحیفہ کا نام "سدرۃ د یحییٰ" ہے اس صحیفہ سے ظاہر ہے کہ حضرت یوحنا کے دو نام تھے۔ ایک یحییٰ اور ایک یوحنا یہ لوگ "یحییٰ یوحنا" نام پر اصطباغ پاتے ہیں۔ منڈیک صحائف کی یہ شہادت قرآن حکیم کی واضح تائید ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا ریلیجس اینڈ ایتھکس زیر لفظ Mandiens

۳۔ منڈیک صحائف۔ انجیل اور قرآن حکیم کے بیانات کو بنظر غائر دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ زکریا کاہن کے فرزند کا نام اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بتایا تھا۔ یہ عربی نام ہے۔ حضرت یحییٰ بیابان یہودا میں پروان چڑھے۔ اس علاقہ میں بہت سے عرب قبائل آباد تھے ان میں آپ یحییٰ نام سے مشہور ہوئے۔ بنی اسرائیل کے لئے والدین نے یوحنا نام رکھا جس کے معنے "ترحم خدا" کے ہیں۔ یہی نام یوحنا کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ یہ عبرانی نام ہے۔ شام اور عراق کے آثار میں یحییٰ اور یوحنا نام کا ملنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے دو نام تھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ نام رکھا تھا جو کہ بنی اسرائیل میں پہلی دفعہ رکھا گیا۔ اس لئے قرآن حکیم میں وارد ہوا۔

یٰزکریا انا نبشرک بغلٰم اسمہ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیا۔ (مریم)

1- Inscriptions Semitiques by De Vogue, 1887 P. 116

جناب چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب آف منٹگمری ایک لمبی بیماری کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب مرحوم ایڈووکیٹ تھے مگر ان کو دیکھ کر، ان کے اخلاق کو دیکھ کر، ان کی خالص دینی زندگی کو دیکھ کر یہ باور کرنا مشکل تھا کہ وہ وکیلانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ میں ان کو اپنی طالب علمی کے زمانے سے جانتا ہوں۔ میں نے زمانۂ طالبعلمی میں ایک انجمن بنام انجمن خدام الاسلام قائم کی تھی جس کا مقصد تبلیغی ٹریکٹوں کی اشاعت تھا۔ اس انجمن کے اختلافی مسائل پر چوبیس ٹریکٹ شائع ہوئے تھے عموماً یہ ٹریکٹ ماہوار شائع ہوتے تھے اسکے اراکین سو سو یا کم و بیش ٹریکٹ خرید کر لوگوں میں شائع کیا کرتے تھے۔ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب بھی اوّل سے آخر تک اس انجمن میں شامل تھے اور مالی اعانت بھی فرماتے تھے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

محترم حضرت چوہدری محمد شریف صاحب کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ کسی قسم کا تکلف کرنا ان کی طبیعت کے سراسر مخالف تھا۔ نمازیں نہایت سنوار کر ادا کیا کرتے تھے۔ صاحب رؤیا و کشف بزرگ تھے۔ طبیعت میں تواضع و فروتنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ۱۹۳۷ء میں مصری صاحب کے فتنہ سے پہلے چوہدری صاحب موصوف نے ایک رؤیا میں اس فتنہ کی خبر پائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو نہایت ہی انکساری کے ساتھ اپنی خواب لکھی۔ حضور نے اپنی ایک تقریر میں اس کا نہایت اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا تھا۔

چوہدری صاحب میں انتہائی تواضع کے باوجود دینی غیرت بہت تھی سلسلہ اور احمدیت کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔ عام طور پر تبلیغی جلسے ان کی صدارت میں ہوتے تھے اور بالعموم علماء اور مبلغین کے قیام وغیرہ کا انتظام چوہدری صاحب کی کوٹھی پر ہوتا تھا۔ اپنے علاقہ اپنی قوم اور اپنے ہم پیشہ لوگوں میں بھی اپنی شرافت و نجابت کے باعث نہایت احترام سے دیکھے جاتے تھے جماعتی نظام میں مقامی اور ضلعی جماعت کے امیر رہے ہیں۔ مرکز سے آنے والے علماء کا بہت احترام کرتے تھے۔ ہمیشہ محبت سے پیش آتے تھے۔ ان کی ملاقات سے طبیعت میں بشاشت اور انبساط پیدا ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی نہایت قدر کرتے تھے اور بسا اوقات جماعتی ذمہ داریاں تحقیق وغیرہ کی آپ کے سپرد فرمایا کرتے تھے۔ غرض آپ نے تقویٰ اور دینداری کی زندگی بسر کی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس کے ارد گرد کوئی انسان بھوکا تو نہیں ہے اور اس کا یہ فرض ہے کہ وہ حتی الوسع ناداروں اور غریبوں کے کھانے کا انتظام کرے یہ فرض ہر احمدی کا انفرادی اور اجتماعی طور پر ہے۔ اگر جماعت میں کوئی شخص نادار ہو اور کوئی اور فرد اس کی کما حقہٗ مدد انفرادی طور سے نہ کر سکتا ہو تو چاہیئے کہ ساری جماعت مل کر اس کی مدد کریں یا چند افراد مل کر مدد کریں۔ الغرض کوئی انسان بھوکا نہیں رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے لوگوں کی فہرست دی ہے جو مدد کے حقدار ہیں۔ مسکین۔ یتیم۔ مسافر۔ ہمسایہ وغیرہ قرآن کریم میں صلہ رحمی پر بھی بڑا زور دیا گیا ہے یعنی اپنے نادار رشتہ داروں کی مدد کرنا فرض قرار دیا ہے اور ہمسائے یا نادار کو کوئی چیز طلب کرنے پر نہ دینے والے کی سخت مذمت کی گئی ہے۔

عہدہ داران جماعت کو اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ کیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس ہدایت پر عمل ہو رہا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بے شک خیرات اور صدقہ ہے مگر قرآن کریم کے رو سے مالداروں کے مال میں غرباء کا بھی حق ہے۔ اور حق کا ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔

ضروری اعلان

جو احباب جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اپنے لڑکے یا لڑکی کا نکاح پڑھانا چاہتے ہوں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ نظارت اصلاح و ارشاد کی تصدیق کے بغیر ربوہ میں نکاح نہیں ہو سکے گا۔ تصدیق پہلے اپنے پریذیڈنٹ یا امیر کی ہونی چاہیئے۔ تصدیقی فارم فوراً منگوا لیں اور پُر کرکے ہمراہ لائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

جائزہ

اس سے قبل بھی کئی بار درخواست کی گئی ہے کہ کسی ادارہ کی رفتارِ ترقی کا جائزہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں معین اعداد و شمار میسر ہوں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں قیادتِ ایثار کی طرف سے کئی بار سوالنامہ کی شکل میں ایک فارم بھی بھجوایا جا چکا ہے۔ امید ہے مجالس انصار اللہ اس کی روشنی میں ابھی سے معین اعداد و شمار رکھنے کا اہتمام کرکے عند اللہ ماجور ہوں گی تاکہ آنے والے اجتماع پر سہولت رہے۔ دوسرے اگر مقامی طور پر ہر رکن کو یہ فارم مہیا کرکے اس کی روشنی میں خدمت کرنے کی تلقین کی جائے تو خدمت کا قریباً کوئی پہلو بھی نظر سے اوجھل نہیں رہے گا۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

جنگِ بدر

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد

ہجرت کے بعد دوسرے سال رمضان المبارک کے مہینہ میں جنگ بدر وقوع میں آئی۔ جو کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان ہوئی اور اس کے اثرات بھی ہر دو فریق کے لئے نہایت وسیع اور گہرے ثابت ہوتے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کا نام "یوم الفرقان" یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کا دن رکھا ہے۔

اس جنگ کا سبب یہ ہوا کہ قریش مکہ کا ایک تجارتی قافلہ شام سے آرہا تھا اس کی حفاظت کے بہانہ سے مکہ والوں نے ایک زبردست لشکر مدینہ کی طرف لے جانے کا فیصلہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسکی اطلاع مل گئی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی آپؐ کو وحی ہوئی کہ اب وقت آگیا ہے کہ دشمن کے ظلم کا اسکے اپنے ہتھیار سے جواب دیا جائے۔ چنانچہ آپؐ مدینہ سے اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کو ساتھ لیکر نکلے۔ جب آپ نکلے ہیں اس وقت تک یہ ظاہر نہ تھا کہ مقابلہ قافلہ والوں سے ہوگا یا قریش کے بڑے لشکر سے۔ اسی لئے صرف تین سو تیرہ آدمی آپؐ کے ساتھ مدینہ سے نکلے۔

اگر قافلہ کے مقابلہ کا سوال ہوتا تب بھی یہ ایک مدافعانہ جنگ ہی کہلاتی کیونکہ مسلمانوں کا لشکر کمزور تھا اور کفار کے قافلہ کی حفاظت کرنیوالا دستہ بھی چار پانچ سو پر مشتمل سمجھا جانا چاہیئے مگر جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی منشاء یہی تھا کہ قافلہ سے نہیں بلکہ قریش کے بڑے لشکر سے مقابلہ ہو۔ مسلمانوں کے اخلاص اور ان کے ایمان کو ظاہر کرنے کے لئے پہلے سے اس امر کا اظہار نہ کیا گیا۔ جب مسلمان بغیر پوری تیاری کے مدینہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ تو کچھ دور جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ پر ظاہر کیا کہ الٰہی منشاء یہی ہے کہ قریش کے بڑے لشکر سے مقابلہ ہو لشکر سے متعلق مکہ سے جو خبریں آچکی تھیں۔ ان سے معلوم ہوتا تھا کہ لشکر کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے اور پھر وہ سب کے سب تجربہ کار سپاہی تھے اور سامان حرب سے بھی آراستہ تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنے والے لوگ صرف ۳۱۳ تھے اور ان میں سے بھی بہت سے ایسے تھے جو لڑائی کے فن سے ناواقف تھے۔ پھر سامان جنگ بھی ان کے پاس پورا نہ تھا۔ اکثر یا تو پیدل تھے یا اونٹوں پر سوار تھے گھوڑے صرف دو تھے۔ اس چھوٹے سے لشکر کے ساتھ جو بے سرو سامان بھی تھا ایک تجربہ کار با سرو سامان دشمن کا مقابلہ جو تعداد میں ان سے سہ گنا سے بھی زیادہ تھا نہایت خطرناک بات تھی اسلئے آپ نے نہ چاہا کہ کوئی شخص اس کی مرضی کے خلاف جنگ پر مجبور کیا جائے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ قافلہ کا اب سوال نہیں صرف قریش کے لشکر سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ اس بارے میں وہ آپ کو مشورہ دیں۔ ایک کے بعد دوسرا مہاجر کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ اگر دشمن ہمارے گھروں پر چڑھ آیا ہے تو ہم اس سے ڈرتے نہیں۔ ہم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہر ایک کا جواب سن کر آپ یہی فرماتے چلے جاتے تھے مجھے اور مشورہ دو مجھے اور مشورہ دو۔ مدینہ کے لوگ اس وقت تک خاموش تھے اس لئے کہ حملہ آور فوج مہاجرین کی رشتہ دار تھی وہ ڈرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی بات سے مہاجرین کا دل دکھے۔ جب حضورؐ نے بار بار فرمایا مجھے مشورہ دو تو ایک انصاری سردار سعد بن معاذؓ رئیس اوس کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مشورہ تو آپؐ کو مل رہا ہے۔ مگر پھر جو آپؐ بار بار مشورہ طلب فرما رہے ہیں تو شاید آپؐ کی مراد ہم باشندگان مدینہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! انہوں نے کہا یا رسول اللہ شاید آپ اس لئے مشورہ طلب کر رہے ہیں۔ کہ آپؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہمارے اور آپؐ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا اور وہ یہ تھا کہ اگر مدینہ میں آپؐ پر اور مہاجرین پر کسی نے حملہ کیا تو ہم آپؐ کی حفاظت کریں گے۔ لیکن اب اس وقت مدینہ کے باہر تشریف لے آئے ہیں اور شاید وہ معاہدہ ان حالات کے ماتحت قائم نہیں رہتا۔ یا رسول اللہ جس وقت وہ معاہدہ ہوا تھا اس وقت تک ہم پر آپؐ کی حقیقت پورے طور پر روشن نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اب جبکہ ہم پر آپؐ کا مرتبہ اور آپؐ کی شان پورے طور پر ظاہر ہو چکی ہے۔ یا رسول اللہ اس معاہدہ کا کوئی سوال نہیں۔ ہم موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح آپؐ سے یہ نہیں کہیں گے۔ کہ تو اور تیرا رب جاؤ اور دشمن سے جنگ کرتے پھرو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور یا رسول اللہ دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ یا رسول اللہ جنگ تو ایک معمولی چیز ہے۔ یہاں سے تھوڑے سے فاصلہ پر سمندر ہے۔ آپؐ ہمیں حکم دیں کہ سمندر میں اپنے گھوڑے ڈال دو اور ہم بلا دریغ سمندر میں اپنے گھوڑے ڈال دیں گے!!

یہ وہ فدائیت اور اخلاص کا نمونہ تھا جس کی مثال کسی سابق نبی کے متبعین میں بھی نہیں ملتی۔ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ساتھی تھے۔ جو آپؐ کی صرف ڈیڑھ سال کی صحبت اور تربیت کے بعد ایمان میں اتنے پختہ ہو گئے کہ وہ آپؐ کے کہنے پر سمندر میں کودنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔

جب آپؐ نے فدائیت۔ اطاعت اور خدا کے دین کے لئے غیرت کا یہ مظاہرہ دیکھا تو آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپؐ آگے روانہ ہوئے اور بدر کے مقام پر پہنچ کر ایک چشمہ پر آپ نے اسلامی لشکر کو اترنے کا حکم دیا۔ قریش کا لشکر وہاں پہلے ہی پہنچا ہوا تھا۔ بدر کے جس حصہ پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تھا۔ وہ ریتلا میدان تھا۔ جو جنگی حرکات کے لئے سخت مضر تھا۔ اسلئے صحابہ کو سخت گھبراہٹ ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر گریہ و زاری سے دعائیں کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی دعائیں سنیں اور رات کو بارش ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس میدان میں مسلمان تھے بوجہ ریتلا ہونے کے وہ بارش سے جم گیا اور وہ میدان جو کفار کے پاس تھا بوجہ چکنی مٹی کا ہونے کا بارش سے پھسلوان ہو گیا۔

صبح کو جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آراء ہوئی۔ اس وقت جو اخلاص صحابہ نے دکھایا وہ نہایت بے نظیر تھا۔ چنانچہ اسلامی لشکر کے ایک تجربہ کار جرنیل حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ آج مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس خیال سے میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے دائیں بائیں دو نوجوان لڑکے ہیں۔ تب میرا دل بیٹھ گیا اور میں نے کہا بہادر جرنیل لڑنے کے لئے اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ اس کا دایاں بایاں پہلو مضبوط ہو ــــ لیکن میرے اردگرد تو مدینہ کے دو ناتجربہ کار لڑکے ہیں۔ میں آج اپنے فن کا مظاہرہ کس طرح کر سکوں گا۔ ابھی یہ خیال میرے دل میں گذرا ہی تھا کہ میرے ایک پہلو میں کھڑے ہوئے لڑکے نے میری پسلی میں کہنی ماری جب میں اسکی طرف متوجہ ہوا تو اس نے میرے کان میں کہا چچا ہم نے سنا ہے۔ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ دیا کرتا تھا۔ چچا میرا دل چاہتا ہے کہ میں آج اسکے ساتھ مقابلہ کروں۔ آپ مجھے بتائیں کہ وہ کہاں ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں ابھی جواب دینے نہیں پایا تھا کہ میرے پہلو میں دوسرے لڑکے نے کہنی ماری اور جب میں اسکی طرف متوجہ ہوا تو اس نے بھی آہستہ سے وہی سوال مجھ سے کیا میں ان کی یہ جرأت دیکھکر حیران سا رہ گیا کیونکہ ابوجہل سردار لشکر تھا اور اسکے چاروں طرف آزمودہ کار سپاہی جمع تھے میں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ ابوجہل ہے۔ وہ کہتے ہیں میرا اشارہ کرنا تھا کہ وہ دونوں بچے باز طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ایک آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے۔ اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ اور ابوجہل خاک پر تھا۔

اسکے بعد دونوں فوجوں کی دو بدو جنگ شروع ہوئی۔ اور میدان کارزار میں کشت و خون کا میدان گرم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریت اور کنکر کی ایک مٹھی اٹھائی اور اسے کفار کی طرف پھینکا اور جوش کے ساتھ فرمایا:۔ شَاھَتِ الْوُجُوْہ۔ "دشمنوں کے منہ بگڑ جائیں" آپ کا مٹھی بھر کر پھینکنا تھا کہ ایسی آندھی کا جھونکا آیا کہ کفار کی آنکھیں اور منہ اور ناک ریت اور کنکر سے بھر گئے آپؐ نے فرمایا یہ خدائی فرشتوں کی فوج ہے جو ہماری نصرت کو آئی ہے اس وقت بعض لوگوں کو فرشتے نظر بھی آئے مسلمان پورے زور و شور۔ اخلاص اور جانثاری سے لڑے۔ زندہ ایمان نے ان کے اندر ایک فوق العادت طاقت بھر دی تھی۔ چند ہی گھنٹوں کے اندر کفار کے پاؤں اکھڑنے شروع ہو گئے ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق قیدار کی حشمت جاتی رہی اور کفار مکہ ستر لاشیں اور ستر ہی قیدی پیچھے چھوڑ کر سر پہ پاؤں رکھکر مکہ کی طرف دوڑ پڑے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض جنگ بدر کو تاریخ اسلام میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور جنگ بدر کا دن یوم الفرقان تھا۔ جس دن اسلام اور کفر کے درمیان کھلا کھلا فیصلہ ہو گیا اور قرآن کریم کے الفاظ میں کہ **یقطع دابر الکافرین** اس دن کفار کی جڑ کاٹ دی گئی اور ان کے تمام بڑے بڑے سردار بدر کے میدان میں تہ تیغ کر دئے گئے۔ اور ان سرداروں کے مرنے سے قریش قالب بے جان کی طرح رہ گئے۔

جنگ بدر کے متعلق قرآن کریم میں متعدد مکی سورتوں میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ چنانچہ سورہ فرقان میں فرمایا

ویوم تشقق السماء
بالغمام ونزل الملائکۃ
تنزیلا۔ الملک یومئذ
الحق للرحمٰن وکان
یوما علی الکافرین
عسیرا۔

یعنی ایک دن آنے والا ہے کہ جب بادل پھٹ کر بارش برسائیں گے اور ملائکہ کو مومنوں کی مدد کے لئے نازل کیا جائیگا۔ اس دن سچی بادشاہی رحمان خدا کی ہوگی اور وہ دن کفار کے لئے بڑا ہی سخت ہوگا۔

چنانچہ جنگ بدر میں رات کو بارش ہوئی اور مسلمانوں کے لئے یہ بارش اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا تائیدی نشان تھی۔ پھر ملائکہ کا نزول ہوا۔ جن کو صحابہ کرام نے میدان جنگ میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

اسی طرح سورہ قمر میں مندرجہ ذیل الفاظ میں پیشگوئی کی گئی۔

ام یقولون نحن جمیع
منتصر سیھزم الجمع
ویولون الدبر بل
الساعۃ موعدھم
والساعۃ ادھی
وامر ان المجرمین
فی ضلال وسعر
یوم یسحبون فی
النار علی وجوھھم
ذوقوا مس سقر

(سورۃ قمر ع۳)

یعنی کیا یہ کفار سمجھتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جمعیت ہیں جو دشمنوں سے بدلہ لیا کرتی ہیں۔ ان کے لشکر کو شکست ہوگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ یہ ان کی تباہی کا گھڑی ہوگی جس کا خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے۔ یہ وقت ان پر سخت کڑا ہوگا اس دن یہ مجرم پریشانی اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اور اپنے مونہوں کے بل گھسیٹ کر ان کو آگ کے گڑھوں میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ان کو کہا جائے گا کہ لو اب عذاب چکھو۔

یہ پیشگوئی بھی لفظ بلفظ پوری ہوئی اور خدا تعالیٰ کے قہار و توانا کا جلال ظاہر ہوا۔

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے متعلق ایک ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات اور عہدیداروں کی منظوری۔ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دی جایا کرے گی۔ پس جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ایسوسی ایشن کی شاخیں یا تنظیمیں موجود ہیں۔ وہ انتخابات کے موقعہ پر عہدیداروں کی منظوری مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے مرکز میں بھجوائیں۔

نیز وضاحت کے طور پر یہ بھی عرض ہے کہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا پروگرام اور لائحہ عمل مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی وساطت سے قابل عمل ہوگا۔ اور ایسی تمام تقاریب یا کارکردگی کی رپورٹ نظارت تعلیم میں آنی ضروری ہوگی۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں بفضلہ تعالیٰ حسب دستور سابق تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو بیش از پیش کامیابی عطا فرمادے بخصوصاً سیکنڈ ایر کے طلبہ کے سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے اور امید افزا نتیجہ نکلنے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے

(محمد عثمان صدیقی پرنسپل تی آئی کالج گھٹیالیاں)

نئی سرروڈ میں جماعت احمدیہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲/۱ بروز سوموار بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب مسجد احمدیہ نئی سرروڈ میں ایک اہم تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو عزیز نعیم اللہ نے کی۔ نظم عزیز مسعود احمد نے پڑھی۔ اسکے بعد مکرم چوہدری عبدالحمید نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور نماز با جماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم مقصود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری نے تقریر فرمائی۔ جس میں باہمی اتحاد اور نظام جماعت کی پابندی اور مرکز سے گہرا تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ نے اسلامی اخوت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر نے جملہ احکام اسلام پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی خاص طور پر تلقین فرمائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

عبد الرشید عابد عفی عنہ معلم وقف جدید نئی سرروڈ ڈاکخانہ نکڑ پارکر (سندھ)

ماہنامہ تحریک جدید

اگر آپ جلسہ سالانہ سے قبل ماہنامہ تحریک جدید کی خریداری قبول فرمالیں تو خاص نمبر جو جلسہ سالانہ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ وہ آپ کو الگ خریدنے کی ضرورت نہ رہے گی

سالانہ چندہ صرف -/۲ روپیہ

(مینیجنگ ایڈیٹر)

شکریہ احباب

میرے والد حضرت الحاج حافظ صاحب میاں محمد یوسف صاحب مورخہ ۱۲/۲۲ ۱۰ بروز ہفتہ قلیل مدت بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بہت سے اصحاب نے تعزیت نامے ارسال کئے ہیں اور بہت سی جماعتوں نے تعزیت نامے ارسال کئے ہیں اور بہت سی جماعتوں نے تعزیت کے ریزولیوشن وغیرہ پاس کر کے خاکسار کو ارسال فرمائے۔ چونکہ فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں۔ اسلئے بذریعہ اخبار میں برادران و ہمشیرگان ان سب احباب اور جماعتوں کے نہایت ممنون ہیں جو ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

خاکسار میاں محمد داؤد ایڈووکیٹ۔ لاہور

— ۲ —

میرے عزیز داماد فقیر اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سپرنٹنڈنٹ سپریم کورٹ کی وفات پر بہت سے دوستوں کے تعزیت نامے موصول پاتے ہیں۔ میری بیٹی ممتاز فقیر اللہ کو بھی تعزیت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں میں جملہ لواحقین کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے اس غم میں شرکت کی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ (خاکسار ملک برکت علی حافظ آباد)

دعائے نعم البدل

برادرم ناصرالدین صاحب کی چھوٹی لڑکی فوزیہ کوئٹہ میں وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا دیں اللہ تعالیٰ نعم البدل دے اور صبر جمیل عطا فرمائے آمین اللھم آمین

(سردار عبد القادر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۴ جلدوں میں رعایتی قیمت ۱۹۰/ روپے علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر بوضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری مال صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۸۳ :- میں محمود احمد ولد چوہدری حسین بخش صاحب قوم راجپوت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شورکوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر ماہ نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اندازاً ایک صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ۳/۱۱/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔ (شرح اوّل -/۲ روپے)

العبد :- محمود احمد ولد چوہدری حسین بخش صاحب قوم راجپوت ساکن شورکوٹ ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال شورکوٹ شہر ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- حکیم محمد احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۱۸۵۸۴ :- میں امۃ الرشید بیگم زوجہ محمود احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن شورکوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر ماہ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ جو کہ ابھی تک بذمہ خاوند ہے (۲) زیور کوئی نہیں۔ کیونکہ ناگزیر حالات کی بنا پر خرچ کر چکی ہوں (۳) ایک قطعہ زمین سکنی کل رقبہ دس مرلہ واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ مالیتی قریباً پانچ صد روپیہ۔ کل جائداد مالیتی ایک ہزار روپیہ۔ میں اس جائداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمدنی کوئی نہیں ہے۔ اگر آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوگیا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ (شرح اوّل -/۱ روپیہ)

الامۃ : امۃ الرشید بیگم زوجہ محمود احمد

گواہ شد :- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

گواہ شد :- محمود احمد خاوند موصیہ ولد چوہدری حسین بخش مرحوم قوم راجپوت ساکن شورکوٹ شہر ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۵۸۵ :- میں بشیر احمد ولد چوہدری حسین بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شورکوٹ شہر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۰۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرح اوّل ایک روپیہ)

العبد :- بشیر احمد ولد چوہدری حسین بخش قوم راجپوت سکنہ شورکوٹ شہر ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

گواہ شد :- محمود احمد ولد چوہدری حسین بخش قوم راجپوت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر

خوشخبری

ربوہ کے مقامی احباب کے لئے ایک خاص سہولت ہم نے دوستوں کی سہولت کے لئے کراکری کے علاوہ ٹرسیم کے سامان وغیرہ بھی تیار کر لئے ہیں کرایہ پر حاصل فرمائیں

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ

کے مایۂ ناز تحفے

خورشید ہیئر آئل متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے قیمت اڑھائی روپیہ

روغن آملہ خالص آملہ سے تیار کردہ قیمت پونے دو روپے

روغن سرسوں کچی گھانی سو فیصدی خالص قیمت ڈیڑھ روپیہ

سٹاکسٹ: نوید جنرل سٹور / خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

عطاران مشرق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پندرہ روپے

حب مسان

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی دو روپے

بچوں کی پھونڈی

دست روکنے کی بہترین دوا فی شیشی ایک روپیہ

مفید النساء

ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا۔ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہمدرد نسواں (ڈھائی گولیاں) دواخانہ خدمت رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک میں درس قرآنِ مجید کا دَور مکمل ہونے پر اجتماعی دُعا

آخری تین سورتوں کا درس سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دیا

آخری روز کے درس اور اجتماعی دعا میں ہزاروں احباب کی شرکت

ربوہ ۔۔۔ نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے جو درس قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو سلسلہ جاری تھا وہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۶۷ء کو نماز مغرب سے قبل مکمل ہو گیا ۔ اس روز آخری تین سورتوں کا درس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ امسال جن علمائے کرام نے اس درس میں حصہ لیا ان میں علی الترتیب محترم مولانا ابو العطاء صاحب محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری ۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ۔ محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا ء اور محترم صاحبزادہ مرزا انیس احمد صاحب شامل ہیں ۔

مورخہ ۲۹ رمضان کو نماز عصر سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے حصہ درس کے مکمل ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پونے چار بجے مسجد مبارک میں تشریف لا کر پہلے نماز عصر پڑھائی اور پھر چار بجے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیا جو پچاس منٹ تک جاری رہا حضور نے ان ہر سہ سورتوں کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی ۔ ازاں بعد حضور نے ایک نہایت پر سوز اجتماعی دعا کرائی جس میں حاضر الوقت ہزاروں احباب شریک ہوئے ۔ چنانچہ دنیا میں غلبۂ اسلام سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی ، پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور استحکام کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعائیں مانگی گئیں ۔۔۔ رمضان میں مسجد مبارک اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازیوں ، قرآن مجید اور احادیث کے درس سننے والوں نیز آخری عشرۂ رمضان میں اعتکاف بیٹھنے والوں سے غیر معمولی طور پر پُر رہی اور بڑی کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوتا رہا ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر آن جاری رہنے والے اس ذکر الٰہی اور ہزار ہا قلوب سے نکلنے والی ان درد مندانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور اپنی اس قبولیت کی برکات سے ہمیں ہمیشہ نوازتا رہے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

بقیہ صفحہ اول

دیکر عید کے دن خود کھانا کھانے اور دوسروں کو کھانا کھلانے کے عمل کو نمایاں حیثیت حاصل ہوتی ہے پس رمضان اور عید کا ایک بہت بڑا سبق یہ ہے کہ ہم اپنے نفس کو بھی شیطان کی غلامی سے چھڑائیں اور خاص طور پر دوسروں کو بھی شیطان کی اس غلامی سے چھٹکارا دلائیں جو بھوک کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے ۔

آخر میں حضور نے موجودہ خشک سالی اور عارضی گرانی کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کا ذکر فرمایا ۔ حضور نے فرمایا اول تو ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے تا زیادہ سے زیادہ غلہ اگانے کی جو زبردست جدوجہد کی گئی ہے وہ بار آور ہو اور ملک میں غذائی قلت رونما نہ ہو ۔ دوسرے ہمیں ان لوگوں کو جو مسکین اور یتیم کے زمرہ میں آتے ہیں کھانا کھلانے کا خاص التزام کرنا چاہیئے حضور نے فرمایا ہم قرآن مجید کی اس تعلیم پر عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اپنی زندگیوں کو سادہ نہ بنائیں چنانچہ حضور نے سادہ زندگی سے متعلق تحریک جدید کے مطالبہ پر از سر نو عمل پیرا ہونے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی (حضور کے خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا)

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں نماز عید کے موقع پر آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے

شیزان
مالٹے کا جوس
۵۰ پیسے فی بوتل

شیزان
آم کا جوس
۵۰ پیسے فی بوتل

شیزان
آلو بخارا کا جوس
۶۲ پیسے فی بوتل

عمدہ پھلوں کے خالص جوس

شیزان
انگور کا جوس
ایک روپیہ فی بوتل

شیزان
انار کا جوس
ایک روپیہ فی بوتل

شیزان
سیب کا جوس
ایک روپیہ فی بوتل

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ہر پھل ہر موسم میں مہیا نہیں ہو سکتا مگر آپ کی فیکٹری شیزان انٹرنیشنل لاہور ہر قسم کے پھلوں کے رس نکال کر نہایت درجہ اعلیٰ اور سائنسی اصولوں کے تحت محفوظ رکھتی ہے اور ہر موسم میں ہر پھل آپ کی خدمت میں اس کے "خالص جوس" کی شکل میں پیش کرتی ہے۔ کسی بھی پھل کی نسبت اس کا جوس زیادہ لذیذ اور جلد ہضم ہونے کی وجہ سے فوراً ہی آپ کے خون کا حصہ بن جاتا ہے۔

شیزان جلسہ سالانہ شیزان

کے موقع پر ربوہ میں ہمارے کسی بھی اسٹال پر تشریف لا کر نہایت لذیذ جوس نوش فرمائیں۔

شیزان ۔۔۔ صحت اور توانائی کے لئے ۔ شیزان ۔۔۔ لذت اور سرور کیلئے

شیزان ۔۔۔ پھلوں کے خالص جوس کیلئے

مبارک برادرز ۔ گنج مغلپورہ

سول ایجنٹس برائے اضلاع لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ